REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
REGD NO. P/GDP3.
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۲۸
شمارہ ۳۴

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN 143516.

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۹ ہجری | ۲۳ ظہور ۱۳۵۸ ہش | ۲۳ اگست ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جامعہ احمدیہ ربوہ کے ایک افریقی طالب علم کی زبانی مورخہ ۱۶ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ!

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۰ ظہور (اگست)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں اور رمضان المبارک میں روزانہ بعد نمازِ فجر مسجد مبارک میں حدیث بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ!

جنوبی تنزانیہ میں ۱۲۰ افراد کا قبولِ حق، وقارِ عمل کے ذریعہ مساجد کی تعمیر!

۴ نئی جماعتوں کا قیام، ملک کے نائب صدر اور وزراء کو پیغامِ حق کی تبلیغ

دارالسلام (تنزانیہ)۔ مشرقی افریقہ کے ملک تنزانیہ کے جنوبی صوبہ جات مٹوارہ اور لنڈی میں ۱۲۰ افراد حق کو قبول کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے۔ پہلے سے تعمیر شدہ مساجد کے علاوہ چار نئی مساجد کی تعمیر عمل میں آئی ہے۔ اور مزید دو مسجدیں زیرِ تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ ۴ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس علاقے میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے متعین مبلغِ اسلام مکرم مولانا عبدالوہاب احمد شاہد نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ تنزانیہ کے جنوبی صوبہ جات میں نیوالا کے مقام پر دو سال قبل ۱۹۷۷ء میں باقاعدہ مشن قائم کیا گیا تھا۔ یہ علاقہ بجلی حتّٰی کہ پانی کی سہولت سے بھی محروم ہے اور دیگر ذرائع آمد و رفت کے لحاظ سے بھی انتہائی طور پر پسماندہ ہے۔ یہاں پر سولہ دیہات میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ جن چار دیہات میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں ان کے نام ڈینمبو (DINEMBO)، مپواہیہ (MPWAHIA)، مپومبے (MPOMBE) اور نچنگویہ (NACHINGWEA) ہیں۔

جنوبی صوبہ جات میں جن چار مقامات پر مساجد تعمیر ہوئی ہیں ان کی تعمیر کا بیشتر کام احباب جماعت نے وقارِ عمل کے ذریعہ سرانجام دیا ہے۔ اب تک مٹاما (MTAMA)، نیانگاؤ (NYANGAO)، لولنڈی (LOLINDI)، کسمانی (KISMANI) میں مساجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور دو علاقوں یعنی نیوالا (NEWALA) اور ماہوٹہ (MAHUTA) میں مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ مٹاما میں مسجد کے قریب دو پلاٹ بھی خرید لئے گئے ہیں۔ اس علاقے میں پیغامِ حق پہنچانے کی جدوجہد خدا کے فضل سے کامیابی سے ہمکنار ہو رہی ہے اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آنے والوں میں سکول ٹیچر، امام مسجد، نمبردار اور اعلیٰ حکام بھی شامل ہیں۔

اس کے علاوہ جن لوگوں تک پیغامِ حق پہنچایا گیا ہے ان میں ریجنل کمشنر، ایریا کمشنر اور پولیس کمانڈر کے علاوہ ملک کے نائب صدر اور وزراء بھی شامل ہیں۔ ایک ریجنل لائبریری میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ رکھوایا گیا اور ایک سکول میں "اسلام" کے موضوع پر لیکچر دیا گیا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور اسلام کے بنیادی ارکان کا تعارف کروایا گیا۔ تبلیغِ اسلام کے لئے ہر ماہ دو یومِ تبلیغ منائے جاتے ہیں۔

تربیت

جماعت کے مختلف مقامات پر مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ بعض مراکز میں نومسلم احباب کی تربیت و تعلیم کے لئے درس القرآن کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور جنوبی صوبہ جات کی مرکزی جماعت کے تحت موسم گرما کی تعطیلات میں اب تک چار تربیتی کلاسز منعقد ہو چکی ہیں۔ مبلغِ اسلام مولانا عبدالوہاب احمد شاہد کی زیرِ نگرانی ایک معلمین کلاس جاری ہے۔ جس میں چھ ماہ کے عرصہ میں اسلام کے بنیادی امور سے تفصیلی آگاہی کروائی جاتی ہے۔ اب تک اس کلاس سے چار معلمین اپنی تعلیم و تربیت مکمل کر چکے ہیں۔

مشن کے قیام کی تاریخ

اس علاقے میں احمدیت کا پیغام ۱۹۴۸ء میں مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر کے ذریعہ پہنچا۔ ان کے واپس تشریف لے جانے کے بعد اس علاقے میں کوئی باقاعدہ مبلغ نہیں آسکا۔ تاہم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ اور مولانا محمد منور صاحب مشنری انچارج اور دیگر مبلغین کرام گاہے گاہے تشریف لاتے رہے۔ ۱۹۷۶ء میں مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج تنزانیہ نے ان صوبہ جات کا تفصیلی دورہ کیا اور مولانا عبدالوہاب احمد صاحب کو باقاعدہ مشن کھولنے کے لئے بھجوایا۔ جنہوں نے ۴ اپریل ۱۹۷۷ء سے نیوالا میں باضابطہ مشن ہاؤس کی بنیاد رکھی۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس علاقے کے نومسلم بھائیوں کی استقامت اور ان کے ایمان میں اضافے کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس علاقے کے ایک ایک فرد کو خدائے واحد کی توحید اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے تلے آنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ہر احمدی کا فرض ہے کہ بدر خود خرید کر پڑھے!

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۳ اگست ۱۹۷۹ء

ربوہ ۳ ظہور (اگست)۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے آیتِ قرآنی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۱۸۷) کی پُر معارف تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک کا شخص اپنی زبان میں خدا کے حضور دعا کر سکتا ہے۔ تاکہ اپنے رب سے قریبی تعلق محسوس کرے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم صرف یہی نہیں کہتا کہ دعا کرو بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ کیا دعا کرو۔

اس سلسلہ میں حضور نے بتایا کہ سورہ بقرہ کی آیت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ: ۲۰۲) ایک بنیادی دعا ہے جو کہ دعاؤں کے ایک عالم کا دروازہ کھولتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ انسان دنیوی اور اُخروی نعمتیں حاصل کرنے کی دعا کرے اور ان نعمتوں کو خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان کو کمال تک پہنچانے کی توفیق پائے۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد قرآنی دعاؤں کی مثالیں دیتے ہوئے فرمایا کہ سورہ تحریم کی آیت رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ میں یہ دعا سکھلائی گئی ہے کہ خدایا تیری مرضی سے جن انتہاؤں

(آگے دیکھئے صفحہ ۵ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مؤرخہ ۲۳ ظہور ۱۳۵۸ ہش

ع کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے!

قرآن مجید کے پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سچّے اور جھوٹے دعویداران ماموریت میں امتیاز کے لئے اس میں ایک واضح معیار بیان فرمایا ہے تاکہ سادہ لوح مخلوق دھوکے سے محفوظ رہے اور صادق اور کاذب مدّعی میں بآسانی فرق کر سکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝

(الحاقۃ آیت ۴۵ تا ۴۸)

کہ اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا۔ خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے۔ سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اُس کو خُدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

گویا جھوٹے کو ٹھکانے لگانے کی ذمّہ داری خود خُدا نے لے رکھی ہے۔ انسانوں کو کچھ تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ——— ہاں خدا نے ان کو عقل دی ہے۔ ان کا یہ فرض ضرور ہے کہ مدّعیٔ ماموریت کے دعوٰی کو سنجیدگی سے سُنیں۔ اُس کے دلائل پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور یہ دیکھیں کہ خُدا تعالیٰ کی تائید اُس کے ساتھ ہے یا ہر مقابلہ کے وقت مُنہ کی کھاتا اور رُسوا ہوتا جاتا ہے۔ یہ بھی جائزہ لیتے رہیں کہ جو پیشگوئیاں وہ خدا کے نام پر کرتا ہے کیا پوری ہوتی ہیں یا جب ان کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے تو اسے بغلیں جھانکنی پڑتی ہیں۔ اس بات پر دھیان رکھیں کہ اُس کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں۔ نیز ان میں کوئی اور رُوحانی انقلاب رُونما ہو رہا ہے یا پہلے سے بھی اخلاقی و رُوحانی لحاظ سے بدتر ہو رہے ——— اور ہاں دوسری طرف اس امر پر بھی غور کرتے رہیں کہ اس کے مقابل پر اُٹھنے والوں کا کیا انجام ہوتا رہا۔ کیا دلائل کے میدان میں وہ اُسے عاجز کر سکے؟ کیا عمل کے میدان میں وہ اُسے شرمندہ کر سکے؟ کیا اس کی پیشگوئیوں اور اس کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشاناتِ الٰہیہ کو جھوٹا ثابت کر سکے؟ کیا اپنی کوششوں اور تمام تر تدبیروں سے اُس کو اُس کے مشن میں ناکام کر سکے؟ وہ لوگوں کو اپنی طرف بُلاتا رہا اور یہ اُس سے لوگوں کو ہٹاتے رہے۔ تو کیا وہ مامور مخذول اور اکیلا رہ گیا یا اِن کی جوتیاں بے کار گھِس گئیں؟

——— ٭ ——— ٭ ——— ٭ ———

ایک سعید الفطرت انسان کے لئے ضروری ہے کہ جب بھی خدا کا کوئی برگزیدہ مامور ہونے کا دعوٰی کرے تو وہ ان مذکورہ باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کرے ——— اکیلے اکیلے یا چند مل کر، آپس میں سر جوڑ کر، حقائق کو سامنے رکھ کر، تعصب سے دُور رہتے ہوئے خالی الذہن ہو کر ان امور پر غور کرنا بے حد ضروری ہے ——— سبزی ترکاری یا دیگر گھریلو ضروریات کی خریداری کے لئے ہم بازار در بازار، ایک دُکان سے دوسری دُکان چھانتے پھرتے ہیں۔ اِس تلاش میں کہ کہیں سے سستی اور اچھی چیز مل جائے ——— تو کیا اپنے دین کے لئے، اپنے ایمان کے لئے، اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے، صرف "مولوی صاحب" کے بول کافی ہیں! کیا وہ "مولوی صاحب" روزِ آخرت میں آپ کا بوجھ اُٹھا سکیں گے!! کیا وہ آپ کی طرف سے خُدا تعالےٰ کے حضور کوئی صفائی پیش کر سکیں گے!!! نہیں، وہاں تو باپ بیٹے کے، بیٹا باپ کے، ماں بیٹی کے، بیٹی ماں کے، بہن بھائی کے اور بھائی بہن کے کچھ کام نہ آسکے گا۔ ہر ایک نے اپنا جواب خود دینا ہے ——— !

——— ٭ ——— ٭ ——— ٭ ———

ہمارے بیشتر مسلمان بھائی جانتے ہیں، اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ میں مسیح موعود و مہدیٔ معہود کی بعثت کے متعلق بشارات موجود ہیں۔ اور اِس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کی ترقی اور عالمگیر غلبہ کا کام مسیح موعودؑ ہی کے سپرد ہے نیز اس خیال پر بھی پختگی سے قائم ہیں کہ سابقہ پیشگوئیوں اور قوی قرائن کی روشنی میں چودھویں صدی ہجری کا زمانہ ہی امام مہدی کی بعثت کے لئے مقدر ہے۔

لیکن امام مہدی کے اس انتظار نے مسلمانوں کو جوانی سے بڑھاپے کی عمر تک پہنچا دیا۔ کئی اپنے دلوں میں اُس کے دیدار کی حسرت لئے اس دارِ فانی سے کُوچ کر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں کئی مسلمان "اس امام مہدی کو سلام پہنچانے کی تمنّا دلوں میں چھپائے جگہ جگہ اُس کو ڈھونڈا کئے۔ دین کے ستونوں اور رہنماؤں سے بصد شوق پوچھا کئے کہ آخر وہ امام مہدی کب آئیں گے! کیا جب ہم مر جائیں گے اور مسلمان سب عیسائیت کی گود میں چلے جائیں گے اور اسلام دنیا سے مٹ جائے گا نعوذ باللہ کیا تب وہ اسلام کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لئے آئیں گے!! نہیں نہیں، علمائے دین متین نے کہا۔ ابھی انتظار کرو۔ بس اب آنے ہی والے ہیں امام مہدی۔ ابھی تو دس سال گزرے ہیں اس چودہویں صدی کے۔ ہنوز نوّے سال باقی ہیں ——— سال پہ سال گزرتے رہے۔ رُبع صدی گزری۔ نصف صدی بھی گزر گئی۔ ثُلث صدی بھی گزر گئی۔ اور اب تو صرف ایک سال باقی رہ گیا ہے اِس چودھویں صدی کے اختتام میں۔ لوگوں نے اب تو پوچھنا بھی چھوڑ دیا۔ ہاں اگر ملّت کا درد رکھنے والے کسی بھائی نے جی کڑا کر کے پوچھا بھی تو جواب ملا۔ جاؤ۔" نہ کسی نے آنا تھا نہ آئیں گے"۔ جن پتّوں پہ تکیہ تھا وہی ہوا دینے لگے۔ بتائیے! کیا نعوذ باللہ خدا کے وعدے جھوٹے تھے یا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی غلط نکلی۔!! نہیں، آسمان و زمین ٹل سکتے تھے لیکن خدا اور اس کے رسولؐ کی بتائی ہوئی بات نہیں ٹل سکتی تھی۔ عبث آپ "ویٹنگ روم" میں بیٹھے رہے۔ وہ گاڑی تو کب کی آچکی جس کا آپ کو انتظار تھا، جو غلبۂ اسلام کی منزل تک لے جانیوالی ہے۔ کئی خوش قسمت اس پر سوار ہوئے اور ہو رہے ہیں اور منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔

——— ٭ ——— ٭ ——— ٭ ———

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے آج سے نوّے سال قبل یہ دعوٰی فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح اور مہدی کی بشارت دی ہے وہ میں ہوں۔ چنانچہ فرمایا :-

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدیٔ معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حَکم ہوں"۔ (اربعین ۱ ص۳)

اُس دن اور آج کے درمیان نوّے سال کا عرصہ ہے۔ اس قلیل عرصہ میں وہ جو ایک تھا، ایک کروڑ بن گیا۔ اور اس عرصہ میں تائیداتِ الٰہیہ اور نشاناتِ سماویہ کا موجیں مارتا ہوا ایک سمندر رہے۔

٥ - سورج اور چاند کو ماہِ رمضان کی معیّنہ تاریخوں میں آپؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے گرہن لگا۔

٥ - آپؑ کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو تینوں بڑی اقوام سے تعلق رکھتی تھیں روزِ روشن کی طرح پوری ہوئیں

٥ - بے شمار دُعاؤں کی قبولیت کے معجزات دُنیا نے آپؑ کی ذات میں دیکھے۔

٥ - مختلف مذاہب کے نمائندے آپؑ کے مقابل پر آئے اور آپ کی ہلاکت کی پیشگوئیاں کرتے رہے لیکن آپؑ تو بفضلہٖ تعالیٰ قائم رہے اور مخالفین خود ہلاک ہو گئے۔

٥ - مخالفت کی تیز آگ میں سے آپؑ نے اپنا رستہ صاف کیا اور نہ صرف یہ کہ مخالفین کے اعتراضات کے مُسکت جواب دیئے بلکہ اسلام کی تائید میں ۸۰ سے زائد معرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائیں۔

٥ - ایک پاکیزہ جماعت آپؑ نے تیار کر دی جو ایثار و قربانی کے جذبے سے سرشار ہو کر غلبۂ اسلام کی مہم سرانجام دینے میں مصروف ہے۔

بہرحال ایک صادق مامور من اللہ کی جو علامات بتائی گئی ہیں وہ سب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی ذات میں پوری ہوتی ہیں۔ ضرورت ہے اس امر کی کہ کوئی ٹھنڈے دل سے سوچے، غور کرے اور خدا تعالےٰ کے حضور دُعا کرے کہ خدایا ۹۹ سال ہم نے گزار دیئے۔ اور علماء کے وعدے پر ہم امام مہدی کے انتظار میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے۔ اب تو ان علماء نے بھی ٹکا سا جواب دیدیا ہے اب تو ہی ہماری رہنمائی فرما اور جس امام مہدی نے دعوٰی فرمایا ہے اس کی صداقت ہم پر ظاہر فرما!

پس مقام خوف ہے۔ اور سوچنے کا اب بھی موقع ہے۔ وقت کم ہے اور کام زیادہ۔ غلبۂ اسلام کی صبح طلوع ہوا چاہتی ہے ——— روزِ محشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جب گزر ہوگا تو پوچھیں گے ہمارے آقاؐ، کہ کیا میرے مہدی کو سلام پہنچا دیا تھا اور اس کے ساتھ مل کر غلبۂ اسلام کی مہم میں شریک ہو گئے تھے۔ تو کیا جواب ہوگا ہمارا! یہ ہر ایک مسلمان کو سوچنا ہے!!

وَاللّٰهُ هُوَ الْهَادِيْ وَالْمُوَفِّقُ

(محمد انعام غوری)

خطبہ جمعہ

اسلام بڑا ہی پیارا مذہب ہے آج کے انسان کو اس کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے جتنی پہلی نسلوں کو تھی

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کو گرے ہوئے مقام سے اٹھا کر آسمانی رفعتوں تک لے گئے

آپ سارے انسانوں کیلئے رحمت بن کر آئے ہیں اس میں مسلم اور غیر مسلم اور جاندار اور غیر جاندار میں کوئی فرق نہیں

تم اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کے سامان پیدا کرو اور اس کا پیار حاصل کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۳ وفا ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۶۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

الحمد للہ بارانِ رحمت سے ہمیں بھی حصّہ ملا اور گرمی کی شدّت میں کمی ہوگئی۔ اور آرام کے سامان پیدا ہو گئے۔

بارش کے بہت سے نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک بات میں اس وقت یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بعض دفعہ بارش کی شدّت نمازیوں کو مسجد میں جانے سے بھی روکتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان حالات میں ایک مومن کو یہ فکر نہیں ہونی چاہیئے کہ اگر وہ مسجد میں نہ پہنچ سکے تو اُسے کوئی گناہ ہوگا۔ بلکہ ایک موقع پر آپؐ نے جمعہ کے دن فرمایا :۔

صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ

اپنے اپنے مکانوں پہ نمازیں پڑھ لو۔

تو اصل چیز خلوصِ نیّت کے ساتھ انتہائی عشق اور پیار کے ساتھ اپنے ربّ کریم کی عبادت ہے۔ یہ جو ظاہری شکل ہے تو اگر خدا کے لئے اُسی کے حکم سے آپ مسجد جائیں تو بڑی برکت ہے اور اگر خدا کہتا ہے کہ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ تو اپنے گھروں میں نمازیں ادا کرنا اُتنا ہی ثواب ہے جیسا کہ مسجد میں جاکر نماز ادا کرنا۔

اس وقت میں ایک لمبے مضمون کی ابتداء کرنا چاہتا ہوں۔ اس مضمون کے دو حصّے ہیں اور دونوں میں بڑی وسعت ہے۔ ایک کی ابتداء میں پہلے کر چکا ہوں اور دوسرے حصّہ کی ابتداء مختصراً میں آج کر دوں گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (الانبیاء آیت ۱۰۸)

عالمین میں صرف انسان نہیں بلکہ ہر غیر انسان مخلوق بھی عالمین میں شامل ہے اور یہ ایک پہلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر مخلوق کے حقوق اس تعلیم نے قائم بھی کئے اور ان کی حفاظت کا حکم بھی دیا۔ اور ان کی حفاظت کے سامان بھی پیدا کئے۔

اس عالمین میں انسان بھی شامل ہیں۔ غیر انسان بھی شامل ہیں جن کے لئے آپ رحمت ہیں۔ اس کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ انسان کے متعلق فرمایا کہ ہم نے

کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوایا ہے اور یہ آیا کہ

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

(الاعراف آیت ۱۵۹)

اے انسانو! سنو! کہ میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ یہ جو سب انسانوں کی طرف رحمت بن کے آپؐ آئے، اس سے آگے دو سوتے پھوٹتے ہیں اور ان میں سے ایک کے متعلق میں پہلے ابتداء کر چکا ہوں اور وہ سلسلہ چلتا رہے گا جب تک خدا تعالیٰ توفیق دے۔ اور وہ یہ ہے

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

اور

کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا (سبا آیت ۲۹)

اس کی تفصیل میں جب ہم جاتے ہیں تو بنیادی چیز جو ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ اسلام انسان کو کہتا ہے کہ میں تجھے آپس میں لڑنے نہیں دوں گا۔ پیار سے زندگی گزارو۔

دُنیا نے دنیوی لحاظ سے بڑی ترقی کی۔ لیکن انسان نے انسان سے پیار کرنا ابھی تک نہیں سیکھا۔ کیونکہ اس دنیا کے انسان نے جو دنیوی ترقیات کر چکا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

کی طرف توجہ نہیں دی۔

یہ وہ پہلا مضمون ہے جس کی میں ابتداء کر چکا ہوں۔ دوسرا سوتا جو اس اعلان سے پھوٹا ہے کہ آپؐ رحمت ہیں عالمین کے لئے۔ اور مبعوث ہوئے ہیں بنی نوع انسان کے لئے، سارے کے سارے انسانوں کے لئے ایک رحمت بن کر آپؐ آئے۔

اس مضمون میں بنیادی چیز اسلام نے یہ قائم کی کہ انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں۔ سارے انسان برابر ہیں اور قرآن کریم نے بہت جگہ اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک تو کہا گیا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ جب یہ کہا گیا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے تو یہ نوعِ انسانی کے متعلق کہا گیا ہے۔ کسی خاص گروہ کے لئے یہ نہیں کہا گیا۔

دوسرے قرآن کریم میں ایک جگہ آیا ہے کہ قرآنی تعلیم تمہارے شرف اور تمہاری عزّت کا سامان لے کر آئی۔ اور عجیب بات ہے کہ جو تعلیم تمہاری عزّت کے قائم کرنے اور تمہارے اندرونی شرف کو اُجاگر کرنے کے لئے آئی تھی۔ اسی کی طرف تم توجہ نہیں دے رہے۔

اور تیسرے یہ کہہ کر انسانی مساوات کا کہ انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں عظیم اعلان کیا اس فقرہ میں کہ

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (الکہف)

کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جب میں ۱۹۷۰ء میں افریقہ کے دورے پر گیا تو مجھے وہاں یہ احساس ہوا کہ عیسائیت ان ملکوں میں اس دعوے کے ساتھ داخل ہوئی تھی کہ

ہم خداوند یسوع مسیح کے پیار کا اور محبت کا پیغام تمہارے پاس لے کے آئے ہیں۔ لیکن ہوا عملاً یہ کہ نہ ان کی دولتیں ان کے ہاتھوں میں رہنے دی گئیں نہ ان کی عزتیں ان کے پاس رہیں۔

انتہائی تحقیر کے ساتھ

ان کے ساتھ سلوک کیا گیا اور ساری دنیا میں اس قسم کی ڈراؤنی تصویریں افریقہ کے ممالک کے رہنے والوں کی دنیا میں پھیلائی گئیں کہ عیسائی دنیا کے بچے راتوں کو تصویریں دیکھ کے بعض دفعہ سو بھی نہیں سکتے تھے۔ اتنی بھیانک تصاویر۔ بڑی حقارت تھی جس کا اظہار کیا گیا تھا۔

ایک موقع پر غانا میں "ٹیچی من" کے مقام پر یورپین لاٹ پادری بھی آئے ہوئے تھے، ہمارے جلسے میں۔ لیکن بیٹھے اس طرح تھے کہ "میں آگیا ہوں دیکھنے کے لئے کہ کیا سکیمیں یہ بنا رہے ہیں۔ لیکن کوئی خاص اہمیت نہیں دے رہا۔" بے پرواہی کے ساتھ ایک طرف جھک کے لات پر لات رکھ کے بیٹھے ہوئے ان احباب سے باتیں کرتے ہوئے ——— اپنی تقریر میں میں نے کہا کہ دیکھو وہ جو افضل الرسل خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ جو

پیراماؤنٹ پرافٹ

تھا اس کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں تو

Those who were Junior to him like Moosa and Christ

تو جو ان سے جونیر، نبی تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ یا ان کے ماننے والے وہ تم پر اپنی برتری کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے۔ وہ جو لاٹ پادری صاحب تھے وہ یہ سن کر اس طرح اچھلے جس طرح ان کو کسی نے سوئی چبھو دی کہ یہ کیا کہہ گئے ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ عظیم اعلان ہے یہ

کَآفَّةً لِّلنَّاسِ

اور میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ اس تعلیم نے اس کی ابتداء یہاں سے کی کہ تم سارے ہی سارے "اس نوع کے جو اشرف المخلوقات" کے افراد ہو۔ اور مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اور خدا تعالےٰ کی نگاہ میں تم عزت پانے کے حقدار ہو۔ اگر خود اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو بے عزت نہ کرو تو ٹھیک ہے۔ اگر کوئی خود اس عزت کے سامان کی طرف جو قرآن کریم ان کے لئے لے کر آیا، ان کی طرف توجہ نہ کرے اور صاحبِ شرف و عزت بننے کی بجائے ایسے اخلاق پیدا کرے۔ جو اچھے نہیں اور جو خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والے ہیں تو اس میں خالق کا تو کوئی قصور نہیں۔ مخلوق نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی بے عزتی اور اپنی حقارت کے سامان پیدا کئے۔ جہاں تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق ہے اور جہاں تک اسلامی تعلیم کا تعلق ہے۔ جہاں تک ایک مسلمان کے اخلاق کا تعلق ہے۔ کسی انسان، انسان میں فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور محض یہ نہیں بلکہ بہت بلند مقام پر نوعِ انسان کو کھڑا کر کے کہا ہے۔ یہ ہے تمہارا مقام

عزت اور شرف کا مقام

اور تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ موحد اور مشرک میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ جہاں تک ان کی بہبود کا، جہاں تک ان کی عزت اور شرف کا، جہاں تک ان کے جذبات کا سوال ہے، کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ ساری اسلامی تعلیم اس بنیاد پر کھڑی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کی طرف مبعوث ہوئے اور سارے بنی نوع انسان کو ان کا مقام بتایا اور وہاں لا کھڑا کیا اور کہا کہ یہ ہے تمہارا مقام اشرف المخلوقات

ہونے کے لحاظ سے، بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ اپنی اپنی استعداد کے مطابق تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے پیار کو حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کے سامان پیدا کرو۔

عزت کا جو یہ مقام نوعِ انسانی کو دیا گیا۔ اور اخوت و مساوات کے یہ بندھن جن میں بنی نوعِ انسان کو باندھا گیا۔ یہ اسلام کی پہلی بنیادی تعلیم ہے۔ اس کے بعد پھر بیسیوں، سینکڑوں اور باتیں مضمون کے اندر آجاتی ہیں۔ لیکن اس وقت میں صرف ایک چیز کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ چونکہ سارے انسان برابر ہیں

خدا تعالیٰ کی نگاہ میں

اس لئے اسلامی تعلیم یہ اعلان کرتی ہے کہ زمین و آسمان کی ہر شئے بلا استثناء ہر انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ زمین و آسمان کی ہر شئے بلا استثناء ایک مسلمان کے لئے پیدا کی گئی ہے اور غیر مسلم کی خدمت کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان کی ہر شئے بلا استثناء ہر انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں۔ اس کی وضاحت کے لئے یہاں بھی اب بتاؤں گا کہ جو قوتیں اور استعدادیں (جن کو انگریزی میں Faculties کہتے ہیں) بھی انسان کو ملیں، فرد فرد کو ملیں، مختلف شکلوں میں ملیں۔ بہرحال وہ تمام قوتیں اور استعدادیں جو اس نے کسی فردِ واحد کو دی ہیں۔ ان کی کامل نشوونما کے سامان پیدا کئے جائیں اور جس وقت ان کی کامل نشوونما ہو جائے تو ان قوتوں اور صلاحیتوں کو اپنے کمال پر رکھنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہر فردِ واحد کو مہیا ہوں۔

اس میں مسلم اور غیر مسلم کا تو کوئی فرق نہیں۔ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ اگر ایک مسلمان کے گھر میں ایک ذہین بچہ پیدا ہو اور

تھیوریٹیکل فزکس کا دماغ

اور صلاحیت اس کو عطا کی گئی ہو اور ڈاکٹر سلام بننے کی وہ قابلیت رکھتا ہو کہ چوٹی کے سائنسدانوں کے دلوں میں بھی اس شخص کی عزت ہو تو اس مسلمان کو تو جس چیز کی ضرورت ہے اسے دو۔ لیکن اگر ایک دہریہ، ایک کمیونسٹ گھرانہ، ایک ایسا گھرانہ جن کی طرف سے یہ اعلان ہوا ہے کہ ہم زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ ان کے گھروں میں کوئی ایسا بچہ پیدا ہو کہ جس کو خدا تعالیٰ نے ذہنی قابلیت عطا کی ہو، تھیوریٹیکل فزکس کے میدان میں ترقی کرنے کی تو جو اس ترقی اور کامل نشوونما کے لئے مادی اور غیر مادی سامانوں کی ضرورت ہے وہ اسے نہ مہیا کئے جائیں کیونکہ وہ خدا کو نہیں مانتا۔ ایسا کوئی اعلان نہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

نُمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ

(بنی اسرائیل آیت ۲۱)

ہم سبھی کو مدد دیتے ہیں دین والوں کو بھی دنیا والوں کو بھی۔

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا (ایضاً)

اور تیرے رب کی عطا کسی خاص گروہ سے روکی نہیں جاتی۔ نہ اللہ تعالےٰ روکتا ہے نہ اس کی تعلیم روکتی ہے،

تو یہ جو مساوات ہے یہ محض نعرہ نہیں جسے اسلام نے بلند کیا بلکہ ایک حقیقت ہے۔ ایک مادی حقیقت بھی۔ یہ ایک حقیقت ہے ایک ذہنی حقیقت بھی۔ اور یہ ایک حقیقت ہے

ایک اخلاقی اور روحانی حقیقت

بھی کہ کسی انسان اور دوسرے انسان میں فرق نہیں کیا جائے گا۔ جو حقوق

خدا تعالیٰ نے کسی شخص کے قائم کئے ہیں۔ مثلاً ابھی جو میں نے مثال دی۔ خدا تعالیٰ نے ہر شخص کا یہ حق قائم کیا ہے کہ اس کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قوت اور استعداد عطا ہوئی ہے اس کی کامل نشوونما ہو اور اپنے کمال پر اسے قائم رکھنے کے لئے ہر ضروری چیز مہیا کی جائے۔ اس میں مسلمان اور غیر مسلمان کا کوئی فرق نہیں۔ نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل اور اسوہ میں اور اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ (یونس آیت ۱۶) آپؐ نے کہا میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی ہوئی اور نہ اس وحی کی جس کی آپ پیروی کرتے۔ اور جس کی پیروی کر کے آپؐ

بنی نوع انسان کے لئے نمونہ

بنے۔

تو اسلام ایک عظیم مذہب ہے اس لحاظ سے بھی کہ وہ انسان، انسان کو پیار سے زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ اس نے سارے انسانوں کو خدا تعالیٰ کی رحمت کے سایہ تلے لا کر اکٹھا کر دیا اور انسان انسان میں فرق نہیں کیا۔ سب مساوی ہیں اس معنی میں کہ جو حقوق اللہ تعالیٰ نے ان کے قائم کئے ہیں وہ ان کو ملنے چاہئیں قطع نظر اس کے کہ ان کا عقیدہ کیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ ان کے اعمال کیا ہیں خدا تعالیٰ نے ایک حق قائم کیا ہے۔ کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ کسی ایسے شخص کو

خدا کے عطا کردہ حقوق

سے محروم کرنے کی کوشش کرے۔

تو یہ بنیادی بات آج میں مختصراً کہنا چاہتا ہوں۔ مختصر ہی خطبہ دینے کی نیت تھی اور انشاء اللہ۔ اللہ توفیق دے تو میں بیماری سو پتہ نہیں کس قدر باتیں قرآن کریم کی آیات سے لے کے بتاؤں گا کہ کسی جگہ بھی مسلم اور غیر مسلم میں، موحد اور غیر موحد میں، امیر اور غریب میں، کالے اور گورے میں اسلام نے فرق نہیں کیا۔ سب انسانوں کو شرف و احترام کے ایک بلند ترین مقام پر لا کے کھڑا کر دیا۔ یہ بھی بتا دوں کہ جس وقت آپؐ نے یہ فرمایا کہ مَآ اَنَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گری ہوئی اور حقیر مخلوق انسان کے پاس آسمانوں سے اُتر کے اور خود کو ان کے مقام پر کھڑا کر کے یہ اعلان نہیں کہ

مَآ اَنَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

میں تمہارے جیسا انسان ہوں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے

ناقابلِ تردید حقیقت

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو گرے ہوئے مقام سے اُٹھا کے آسمانی رفعتوں تک لے گئے اور کہا دیکھو

مَآ اَنَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

تمہاری عزت اور شرف کو قائم کرنے کے بعد میں کہتا ہوں مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میری بھی عزت تمہاری بھی عزت۔ کسی انسان کو تحقیر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔ گناہگار کو بھی نہیں دیکھا جائے گا۔ تفصیل میں جائیں گے تو بعض مثالیں ہمیں ایسی نظر آئیں گی کہ دُنیا کی نگاہ میں انتہائی گناہگار انسان ہے اور اس کے خلاف ایک شخص مخلص مومن کے منہ سے حقارت کا کلمہ نکلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا اور سخت غصہ میں آئے اور اس کو جھڑکا کہ اس قسم کی باتیں کیوں نکل رہی ہیں تمہارے منہ سے۔

اسلام بڑا پیارا مذہب ہے اور آج کے انسان کو پہلی نسلوں سے زیادہ اس کی ضرورت ہے کیونکہ پہلی نسلوں نے اپنے لئے تباہی کے اس قسم کے سامان اکٹھے نہیں کئے تھے جس قسم کی تباہی کے سامان اِس دُنیا نے، آج کے انسانوں نے اکٹھے کر لئے ہیں۔

پس دعا کریں کہ آپ کو بھی خدا تعالیٰ

قرآن عظیم کی تعلیم

کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور جو اس کو ابھی نہیں مان رہے۔ جو اس کی عظمت کو پہچان نہیں رہے۔ جو اس کے نور سے واقف نہیں اور ظلمت اور اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، آپ کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے کہ آپ اُن تک اس تعلیم کو پہنچا سکیں اور وہ لوگ اس تعلیم کو سمجھ سکیں اور اس کی برکات اور اس کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

بقیہ صفحہ اوّل

تک پہنچنا ہمارے مقدر میں ہے۔ ان کو حاصل کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ اسی طرح خدا کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے جن خدائی وعدوں کو پورا کرنیکی توفیق ملنی چاہیے ان کے حصول کیلئے یہ دُعا سکھلائی ہے کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ٥ (آل عمران: ۱۹۵) حضور نے فرمایا کہ انسان کو خاتمہ بالخیر کی دعا بھی سکھلائی ہے کیونکہ ہدایت کے ساتھ گمراہی بھی لگی ہوئی ہے اور ٹھوکروں کے دروازے کھلے ہیں اس کے لئے دعا سکھلائی کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥ (آل عمران: ۹) مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلائے اسکے نمونہ بنے اور لوگوں کے دل جیتنے کے لئے یہ دُعا سکھائی فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ (ابراہیم: ۳۸) آنے والی نسلوں اور اپنے لئے نبی کریمؐ کی عظمت کو بلند کرنے کی توفیق ملنے کیلئے یہ دعا سکھائی رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم: ۴۱) باہمی تعلقات اور آپس میں کینہ قائم نہ ہونے کے لئے یہ دعا سکھلائی۔ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (حشر: ۱۱) اور اپنے نفس کے صبر پر قائم رہنے کے لئے یہ دعا سکھائی۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ٥ (البقرہ: ۲۵۱)

حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ اس ماہ میں ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں کہ خدا کے احسان کا نور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ان قوموں تک پہنچا سکیں جہاں تک ابھی تک نہیں پہنچا ٭

اخبار قادیان

٭ ــ رمضان المبارک میں بعد نماز ظہر تا عصر درس القرآن کے پروگرام میں مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے سورۃ انبیاء تا نمل تین دن میں اپنا درس مکمل کیا۔ بعدہٗ خاکسار محمد انعام غوری نے سورۃ قصص تا سورۃ الصّٰفّٰت تین دن درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ سورۃ ص تا سورۃ فتح مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے تین دن درس دینے کی سعادت حاصل کی اور اب سورۃ حجرات سے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ درس دے رہے ہیں۔

٭ ــ بیرونی ممالک کے مندرجہ ذیل نوجوان جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں گزشتہ دنوں مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

۱۔ مکرم مظفر شمداں صاحب آف ماریشس ۲۔ مکرم یوسف خالد صاحب (افریقہ) ۳۔ مکرم عبد اللہ حسین صاحب (افریقہ) ۴۔ مکرم احمد داؤد صاحب (افریقہ)۔ ۵۔ جالو ہارون صاحب (افریقہ) ۶۔ یوسف بن صالح (افریقہ)۔ اسی طرح مکرم عین محمود احمد عودہ صاحب کبابیر فلسطین سے مورخہ ۱۵/۸ کو مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

٭ ــ مکرم مخدوم حسین صاحب خادم مسجد اقصیٰ قادیان کی پیٹھ پر ایک بڑا سا پھوڑا نکل آیا ہے۔ جسکی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں ہیں۔ مقامی طور پر علاج جاری ہے۔ احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ اسی طرح مکرم بشیر احمد صاحب شاد درویش کا لڑکا جو ابھی چار ماہ کا ہے اسکی گردن پر ایک پھوڑا نکل آیا احباب اس شیر خوار بچے کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دُعا فرمائیں۔

مکرم بہادر خان صاحب درویش ایک لمبے عرصہ سے فریش ہیں ان کی کامل صحت کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے ٭

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مقدس اولاد اور نسل

قسط اوّل

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
(مسیح موعودؑ)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں اور انبیاء کرام کو مبارک اولاد اور نسل کی بشارتیں بھی دیا کرتا ہے۔ اور ایسی اولاد ہمیشہ نیک اور صالح ہوا کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"انّ اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذرّیۃ الّا اذا قدّر تولید الصالحین۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۹ حاشیہ) کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اپنے پیاروں کو اسی صورت میں اولاد کی بشارت دیتا ہے۔ جبکہ اس نے نیک اور صالح اولاد پیدا کرنا مقدر کیا ہو۔

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد و نسل

حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاکباز نبی کی بشارت دی۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحیٰ علیہ السلام جیسے برگزیدہ رسول کی خوشخبری سنائی۔ وغیرہ۔ اس سلسلہ میں زیادہ تفصیل کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مبارک اور مبشر اولاد کا قرآن کریم میں تذکرہ موجود ہے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی بشارت کا ذکر اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتا ہے

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْن
فبشرناہ بغلامٍ حلیم۔
(الصّٰفّٰت ع۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا کی کہ اے میرے رب مجھے نیکو کار اولاد بخش۔ تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی اسی طرح حضرت اسحٰق کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

فبشرنٰھا باسحٰق۔ (ھود)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد و نسل کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنی موہبت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَوَھَبْنَا لَہٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ وَالْکِتٰبَ وَاٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ (العنکبوت)

اور ہم نے اُسے اسحٰق و یعقوب بخشے اور اس کی ذرّیت کے ساتھ نبوت اور کتاب مخصوص کر دی۔ اور ہم نے اس دنیا میں بھی اس کا اجر بخشا اور آخرت میں بھی وہ نیک بندوں میں شامل کیا جائے گا۔

اس آیت کریمہ کے آخری حصّہ کی تشریح سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس طرح بیان فرمائی ہے:۔

"یہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کہا گیا ہے کہ انّہ فی الاخرۃ لمن الصالحین اس کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ آخری زمانہ میں بھی ابراہیمؑ کو لوگ بہت نیک قرار دیں گے چنانچہ اس آخری زمانہ میں بھی جو اُمتیں قائم ہیں وہ ساری کی ساری حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتی ہیں۔ یعنی مسلمان بھی یہودی بھی اور عیسائی بھی۔ دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ساعتِ آخرۃ میں جو مثیلِ ابراہیم ظاہر ہوگا۔ وہ بھی خدا کے نزدیک اپنے کام کا اہل ہوگا۔ اور اس پر اعتراض کرنے والے غلطی کریں گے۔"
(تفسیر صغیر ص۵۱۷)

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک ایسی دُعا کا بھی ذکر ہے جس کے نتیجہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس ترین وجود منصۂ شہود پر آیا۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا۔ (البقرۃ)

دُرود شریف کی اہمیت و عظمت

قرآن کریم میں مومنوں کو کثرت کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ "یا ایّھا الّذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما۔" اور اس کے مطابق نمازوں میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ اس میں یہ درود پڑھنے اور بار بار نمازوں میں دُعا کرنے کی مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ اے ہمارے اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بھی اسی قسم کی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں۔

آج یہ دعائیہ پیشگوئی جو درود شریف میں مرکوز ہے اظہر من الشمس ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے موقعہ پر حضور کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کی اولاد اور نسل کے وجودوں میں پوری ہو رہی ہے۔

یہ درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اسے احمدی، غیر احمدی، شیعہ، سنی بریلوی، دیوبندی، مودودی، ندوی وغیرہم سب ہی نمازوں میں دن رات دُہرا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کوئی بے فائدہ اور عبث حکم تو دیتا نہیں ہے۔ اگر کسی مثیل ابراہیم اور اس کی مقدس اولاد اور نسل کا منصۂ شہود پر آنا ہی نہیں تھا تو اس درود شریف کو بطور خاص نمازوں میں رکھ کر دُعا کرنے کی تلقین ہی اُمت محمدیہ کو کیوں کی گئی تھی۔؟ جو انعام امت محمدیہ کو ملنے والا ہی نہیں تھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر آن دُعا کرنے کی تلقین کیوں فرمائی تھی؟

مبارک اولاد اور نسل کی نشاندہی

اس سوال کا جواب کسی غیر احمدی عالم کے پاس موجود نہیں ہے بلکہ اس کا حقیقت افروز، بلیغ، مسکت، روح پرور، پر معارف اور پر شوکت جواب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ اور محض جواب ہی نہیں بلکہ ناقابل تردید عملی اور مشاہداتی ثبوت موجود ہے۔ اور یہ جواب اور ثبوت سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام اور حضور کی مبشر اور پر رونق اولاد اور نسل کے مقدس وجودوں میں موجود ہے۔ جن کی عزت و عظمت زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقدس اولاد اور نسل کے عالم وجود میں آنے سے قبل اس کی نشاندہی فرما دی تھی۔ اور اس نہج سے اپنی اور اپنی مقدس اولاد اور نسل کی مماثلت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپؑ کی مقدس اولاد اور نسل سے بتا دی تھی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص منقطع النسل رہ کر نابود ہو جائے تا نادانوں کی نظر میں یہ بھی ایک نشان ہو لہذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں خبر دے دی کہ ینقطع آباءک ویبدء منک یعنی تیرے بزرگوں کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا۔ اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالیگا۔ اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا سلام علیٰ ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغمّ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی قل ربّ لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین۔ یعنی سلام ہے ابراہیم پر یعنی اس عاجز پر۔ ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دیدی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ۔ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا۔ اور بہتیرے اس نسل سے برکت پائیں گے۔ (یہ عبارت احمدیوں کے لئے بلکہ غیروں کے لئے بھی بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اس میں حضور کی مبارک نسل کو برکتوں کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ فافہم ناقل۔) اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ۔ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔" (اربعین ع۳ ص...)

براہین احمدیہ جس میں حضورؑ کو ابراہیم قرار دیا گیا تھا۔ حضورؑ کی اُس زمانہ کی تصنیف لطیف ہے۔ جبکہ نسل سیدہ میں سے حضورؑ کی کوئی اولاد اس وقت نہ پیدا ہوئی تھی۔ اور نہ ہی اس وقت مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ تھا۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ عالم وجود میں آئی تھی۔ اور نہ کوئی فرد بشر حضور کی بیعت میں داخل تھا۔ اس کے بعد یہ سب کچھ عالم وجود میں آجانا اور حضور کی مبشر اولاد کی ولادت اور پھر اس مبارک اور

صالح اولاد اور نسل کا شدید ترین مخالفتوں اور مزاحمتوں کے باوجود جماعت احمدیہ کی قیادت کرتے ہوئے زمین کے کناروں تک عزت و شہرت اور عظمت پا جانا یقیناً تاریخ انسانی کا ایک ایسا نادر اور نہایت ایمان افروز واقعہ اور پر عظمت مشاہدہ ہے کہ جس کا انکار کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور اس طرح حضور کی مندرجہ بالا تحریر کا ایک ایک لفظ آج عظیم الشان پیشگوئیوں کی صورت میں منصۂ ظہور پر آچکا ہے۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی

اس سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی بھی ہے کہ ینزل عیسی ابن مریم الی الارض یتزوج و یولد لہٗ (مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ) یعنی جب مسیح دنیا میں آئیگا تو وہ شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بتاتی ہے کہ یہ اولاد اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہوگی جس کے ذریعہ سے نور اور ہدایت کی اشاعت ہوگی۔ ورنہ عام معمولی حالات میں اس پیشگوئی کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مسیح موعود کی خاص علامتوں میں یہ لکھا ہے کہ......... وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی......... یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اس کی نسل میں سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں خبر آچکی ہے" (حقیقۃ الوحی ص۳۱۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور تحریرات میں بھی بروز ابراہیم کے اس مقدس خاندان کی بشارتیں دی گئی ہیں۔ بعض درج ذیل ہیں:۔

۱۔ حضور کا الہام ہے کہ:۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (تذکرہ) بیشک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں پاک کر دے اور مطہر بنائے۔

۲۔ انی معک ومع اھلک انک معی و اھلک۔ (تذکرہ)

کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور تو اور تیرے اہل میرے ساتھ ہیں۔

۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشتی مقبرہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں" (الوصیت ص۳)

اس رسالہ کے آخر میں فرمایا:۔

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو اس کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا"

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اہل و عیال کو اپنے ساتھ رکھ کر ان کے جنتی ہونے کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اور شکایت کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

تمام جہان کی مدد

"اور جیسا کہ لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندان سیادت میں میری شادی ہو گئی......... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا۔ اور اس میں سے وہ شخص پیدا کریگا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے" (تریاق القلوب ص۶۵-۶۷)

۵۔ فرمایا:۔

"تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرونگا۔ اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائیگا۔ تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا۔ اور برکت دونگا۔ مگر بعض اُن میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی۔ اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی۔ اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی اور اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے" (تذکرہ ص۱۴۲)

یہ تمام عظیم الشان پیشگوئیاں ممکن قوت سے حیز فعل میں آچکی ہیں۔ اور تمام دنیا ان کا بچشم خود ملاحظہ کر رہی ہے۔

اس مقام پر انفرادی اعتبار سے بھی اختصاراً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بروز ابراہیم علیہ السلام کی مقدس و مطہر اولاد اور نسل کے متعلق بعض پیشگوئیاں بیان کر دینا مناسب ہوگا۔

(باقی آئندہ)

جن لجنات کی طرف سے ماہ جون میں رپورٹ موصول ہوئیں۔

قادیان۔ حیدر آباد۔ مدراس۔ شموگہ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ کلکتہ۔ رانچی۔ بھاگلپور۔ ساگر۔ کوڈالی۔ کرونا گاپلی۔ اودے پور کٹیا۔ کیرنگ۔ پنکال۔ بھدرک۔ سرلو نیا گاؤں۔ راٹھ۔ ارکھ پٹنہ۔ سیرو۔

ناصرات:۔ قادیان۔ یادگیر۔ شموگہ۔ پنکال۔ سرلونیا گاؤں۔ کلکتہ۔

جن لجنات کی طرف سے ماہ جولائی میں رپورٹ موصول ہوئیں۔

قادیان۔ حیدر آباد۔ شموگہ۔ کانپور۔ ساگر۔ کوڈالی۔ کیرنگ۔ سرلونیا گاؤں۔ ارکھ پٹنہ۔

ناصرات:۔ قادیان۔ سرلونیا گاؤں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان۔

درخواست دُعا

خاکسار شروع رمضان سے ہی مرض بخار میں مبتلا ہو گیا ہے۔ ہاتھ پیر منہ خرابی جگر کے باعث سوج گئے ہیں۔ ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر نے روزہ رکھنے کو منع کر دیا ہے۔ اسی طرح خاکسار کے خسر جناب سید منظور احمد صاحب خرابی معدہ اور خاکسار کا سالہ سید منصور احمد خرابی جگر میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے مہربانی فرما کر دعا فرمائیں مولا کریم محض اپنے فضل خاص سے ہم تمام مریضوں کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

خاکسار۔ خلیل الدین احمد خان پدمپدا (اڑیسہ)۔

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۹ ؍ ۱۱ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "عطاء الهادی" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور دینی دنیاوی کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار۔ عبد الباری مالک (U.K.)

۲۔ مورخہ ۱۶ ؍ جون ۱۹۷۹ء کو مکرم اقبال احمد صاحب آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود مکرم داؤد احمد صاحب گلزار آف لندن کا نواسہ اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک و صالح بنائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر لکھنا مت بھولئے ورنہ آپ کے ارشاد کی تعمیل میں دیر ہو سکتی ہے۔ مینیجر بدر

گلدستہ درویشاں کے
وہ پھول جو مرجھا گئے!

از مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

سفید گورا کسرتی جسم۔ قد اوسط درجہ کا وجود محنت سے کمایا ہوا چال پہلوانوں جیسی۔ آپ نسلاً کشمیری تھے۔ آپ کے آباء میں سے کوئی بزرگ کشمیر سے آکر پنجاب میں بس گئے۔ اور پنجاب کی دھرتی کی محبت ایسی دِل میں سمائی کہ پھر وطن جانے کا خیال نہیں آیا۔ اور نسلاً بعد نسلٍ پنجاب میں رہتے ہوئے یہ بھی بھول گیا کہ ان کے بزرگ جنت ارضی کے کس مقام سے اُٹھ کر آئے تھے۔ قادیان سے وڈالہ گرنتھیاں کو جاتے ہوئے نہر سے گذر کر ایک میل کے فاصلہ پر دائیں طرف ایک گاؤں بھاگی ننگل ہے **خواجہ دین محمد صاحب** اسی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ پیشہ کے طور پر آپ روئی دھننے کا کام کرتے تھے۔ پنجابی میں اس کو روئی پنجنا کہتے ہیں۔ روئی پنجنے کا ایک دیسی ساخت کا آلہ ہوتا ہے۔ جس کو ایک بڑے رباب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک لمبا ڈنڈا ہوتا ہے۔ جس پر یک خاص طریقہ سے ایک تندی کی تار مڑھی ہوتی ہے۔ اس کا ایک سرا چھت سے باندھ کر تار والا حصّہ روئی پر رکھ کر ایک مضراب سے اس کو دھنکا جاتا ہے۔ اس سے ایک ارتعاش اور ایک مدھر آواز پیدا ہوتی ہے۔ پے در پے ضربیں پڑنے سے کچھ اس قسم کا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک بالک جل ترنگ پر ناچ رہا ہو۔ آپ اس روئی دھننے کے کام میں نہ صرف ماہر تھے بلکہ اردگرد کے دیہاتوں تک مشہور تھے۔ ۱۹۳۵ء میں آپ نے قادیان میں رہائش اختیار کرلی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں اپنے پیارے آقا کی تحریک پر دیارِ مسیح کی دربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔

آزادی وطن کا سال بھی عجیب تصرفات الٰہیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اس سال اس قدر تسلسل سے بارشیں ہوئیں کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ مشیت الٰہی اس تمام ترکدورت کو زمین سے دھو دینا چاہتی تھی۔ جو انسانوں نے اپنے ہی ہم جنسوں کا خون بہاکر زمین پر بکھیر دی تھی۔ ایک بارش کا پانی ابھی سوکھ نہ پاتا تھا کہ اور بارش اہل زمین کے لئے چیلنج بن جاتی تھی۔

درویش ایک جزیرہ نما صورتِ حال سے دوچار تھے۔ بارشوں سے سڑک کے رستہ آمد و رفت بند تھی۔ ریل کا سلسلہ اپریل ۱۹۴۷ء میں ٹوٹ چکا تھا۔ ڈاک تار سب ذرائع سے مرکز احمدیت۔ ہندوستان کی تمام جماعتوں بلکہ دُنیا بھر کی جماعتوں سے کٹ کر رہ گیا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح اپنی بیوی اور کم سن بچے کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑتے وقت کچھ کھانے پینے کا سامان ساتھ رکھ دیا تھا۔ اسی طرح ابراہیم ثانی علیہ السلام کے فرزند دلبند نے جو حسن و احسان میں اُس کا نظیر، مثیل اور خلیفہ تھا۔ درویشوں کو یہاں چھوڑتے وقت کچھ خوراک کا ذخیرہ یہاں چھوڑ دیا تھا۔ علاوہ اور اشیاء کے پانچ ہزار بوری گندم بھی تھی۔ یہ گندم بھی ایک متاعِ عزیز تھی۔ پتہ نہیں کب باہر کی جماعتوں سے رابطہ قائم ہو۔ اس کی سنبھال کو اولیت دی جاتی بعض اوقات یہ خطرہ لاحق ہوتا کہ گندم جس مقام پر پڑی ہے۔ وہاں بارش سے خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ تمام درویش دن دیکھتے نہ رات اور ہاتھوں ہاتھ اس گندم کو دوسری محفوظ جگہ پر منتقل کر دیتے۔ پھر چند روز بعد وہاں کوئی سقم محسوس ہوتا تو دوسری جگہ۔ اور پھر تیسری جگہ۔ اب تو یاد بھی نہیں رہا کہ ہم نے اس گندم کے اسٹاک کو کتنی جگہ ڈھو کر رکھا ہوگا۔ اتنا ضرور یاد ہے کہ جب گندم ڈھونے کا کام شروع ہوتا۔ تو خواجہ دین محمد صاحب کی کارکردگی نمایاں ہوتی۔ آپ گندم کی بوری جو $2\frac{1}{2}$ من وزن ہوتی۔ کندھے پر اُٹھائے یوں بھاگتے چلے جاتے جیسے روئی یا بھوسے کی بوری اُٹھا رکھی ہو۔ اور جہاں رکھنی ہوتی کندھے کے ایک اشارے سے یوں شانِ بے نیازی سے اس کو ایک جھٹکا دے کر چھوڑ دیتے کہ وہ خود بخود مقام مقصود پر جاکر گرتی۔ بوری اُٹھائے ہوئے وہ بوری کو ہاتھ سے پکڑنے کی بھی چنداں ضرورت نہ سمجھتے آپ کے جسم کا کچھ ایسا ہی توازن بنا ہوا تھا۔

۱۹۴۷ء میں $\frac{35}{38}$ کے قریب ایسے افراد بھی ہمارے قبضہ میں آئے تھے جو قافلوں کے ساتھ جاتے ہوئے قادیان کے نواح میں زخمی ہوکر گر پڑے اور بعد میں بعض خدا ترس غیر مسلم افراد نے ان کو مسلمان ہونے کے ناطے قادیان پہنچا دیا۔ ان افرادِ کی خدمت پر چند درویش بھائیوں کے ساتھ ناچیز بھی مامور رہا ہے۔ خواجہ دین محمد صاحب بھی ان افراد میں تھے۔ ان افراد میں سے زخموں کی تاب نہ لاکر دوسرے تیسرے روز کوئی نہ کوئی دارِ فانی سے کوچ کر جاتا۔ اسکی تجہیز و تکفین کی ذمہ داری بھی اسی گروپ پر تھی۔ قبر نکالنے میں مکرم خواجہ دین محمد صاحب اور مستری عبدالغفور صاحب کی خدمات سب سے نمایاں ہیں۔ یہ افراد تو دو ماہ تک کے عرصہ میں اپنی اپنی باری پر سفر آخرت فرما گئے۔ مگر خواجہ دین محمد صاحب کے جذبہ خدمت و ہمدردی پر رشک آتا ہے۔ کہ آپ ۱۹۷۳ء تک جب بھی کوئی درویش بھائی کامیابی سے ہمکنار ہو کر رفیق الاعلیٰ کی خدمت میں حاضری کا شرف پاتا تو خواجہ صاحب بلا تحریک خود بخود قبر کی تیاری کے لئے پہنچ جایا کرتے۔

آپ میں کام کرنے کی بے پناہ قوت تھی۔ کام کرتے ہوئے نہ تھکتے تھے۔ محنت اور مشقت انکی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ آپ دفاتر میں مددگار کارکن کی خدمات کے علاوہ باقی فارغ وقت میں روئی دھننے کا کام کرتے جو خاصی محنت کا کام ہے۔ اور جن ایام میں یہ کام نہ ہوتا آپ گھر کے لئے پورے سال کی لکڑی فراہم کرنے میں جٹ جاتے۔ پرانے کاٹے ہوئے درختوں کے بیخ و بن اکھاڑ لایا کرتے تھے۔ کیونکہ درخت کاٹنے والے زیادہ مشقت سے بچنے کی خاطر یہ حصّہ زمین میں چھوڑ کر اوپر سے درخت کاٹ کر رخصت ہو جاتے ہیں۔ آپ کمال صفائی سے انہیں اکھاڑ لاتے اور گھر میں ایندھن کی کمی نہ آنے پاتی۔ میرا خیال یہ ہے کہ شاید ہی کبھی انہوں نے ایندھن خریدا ہو۔

سلسلہ کے کام کو اپنے ذاتی اغراض پر مقدم رکھتے تھے۔ ایک واقعہ سناتا ہوں۔ یوں آپ کی ساری زندگی اسی جذبہ سے عبارت ہے۔ حضرت منشی محمد دین صاحب جو ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے ۱۹۵۱ء میں وفات پا گئے۔ آپ اپنے ذاتی مکان میں رہائش رکھتے تھے۔ جو بہشتی مقبرہ روڈ پر برلب ڈھاب واقعہ ہے۔ آپ کا تمام گھریلو سامان مکان میں ہی پڑا تھا۔ جب آپ کی تدفین سے فارغ ہوکر واپس آئے تو مدرسہ [illegible] کے سامنے محترم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم نے جو یہاں اُن دنوں ناظر امور عامہ تھے مجھے فرمایا کہ آج رات کو اس مکان میں کوئی باخبر ڈیوٹی والا مقرر کیا جائے کیونکہ مکان کا سامان سب بغیر کسی فہرست اور گنتی کے اندر ہی پڑا ہے۔ ہم دونوں ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ کس کو مقرر کیا جائے۔ کہ اتنے میں مکرم خواجہ دین محمد صاحب پاس سے گذرے میں نے پوچھا بھائی دین محمد صاحب آپ کہاں جا رہے ہیں۔ فوراً برجستہ جواب دیا میں کہیں نہیں جا رہا۔ آپ کام بتائیں۔ مَیں نے پھر کہا کہ آپ ہو سکتا ہے اپنی ذاتی حوائج سے کسی جگہ جا رہے ہوں مجھے آپ کے پروگرام میں رکاوٹ ڈالنا نہیں ہے پھر جواب دیا کہ سلسلہ کا کام اوّل ہے۔ مَیں کہیں نہیں جا رہا۔ اور اگر جا بھی رہا تھا تو اب نہیں جاؤں گا۔ جب تک وہ کام نہ کرلوں جو آپ کے ذہن میں ہے۔ انکا یہ عزم دیکھ کر مَیں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور کہا کہ آج رات کو حضرت منشی محمد دین صاحب والے مکان میں سونا ہے اور ذرا باخبر ہوکر رہنا ہے کہ کوئی نقصان کی صورت نہ ہو۔ آپ اسی وقت مکان کی طرف چل پڑے اور کہا میں دیکھوں گا کہ میرے ہوتے ہوئے وہاں کون نقصان کرنے آتا ہے۔ محترم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم بھی انکی اس ادا پر بے حد خوش ہوئے۔

طبعًا بڑے خوددار واقع ہوئے تھے۔ چند سالوں کی بات ہے کہ گھر میں گندم وقت سے پہلے ختم ہوگئی۔ مَیں یہ امر حضرت امیر صاحب مقامی کے نوٹس میں لایا۔ تو آپ نے خواجہ صاحب کو بلایا اور پوچھا کہ خواجہ صاحب معلوم ہوا ہے کہ گھر میں ان دنوں اشیاء خوردنی کی کمی ہے۔ کہا ہاں مگر مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ تنگی کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔ آپ مجھے دس دن کی رخصت دیں مَیں اس مسئلہ کو حل کر کے دکھاؤں گا۔ حضرت امیر صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے آپ کو کل سے رخصت ہے پھر کیا تھا۔ خواجہ صاحب اپنا پنجن کندھے پر رکھ کر ہرچہ بادا باد کہتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اور دسویں روز مجھے گھر پر بلا کر دکھایا کہ یہ اڑھائی بوری گندم پڑی ہے۔ یہ مقدار نئی گندم نکلنے تک ہمارے لئے کافی ہے۔ بڑھاپے میں آپ کی اس جواں ہمتی پر رشک آتا ہے۔

رمضان المبارک ۱۹۷۸ء کے بعد آپکی صحت خراب ہونے لگی۔ ابتداء میں پیشاب کی بندش اور قبض اور بعض اوقات اسہال آنے کی شکایت رہتی۔

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ [illegible] پر)

منقولات

۲۷ امریکی سائنسدانوں کا مشترکہ فیصلہ کہ کفنِ مسیحؑ جعلی نہیں ہے

امریکہ کے سب سے زیادہ چھپنے والے اخبار "نیشنل انکوائرر" کا ڈرامائی انکشاف

امریکہ کے سب سے زیادہ اشاعت رکھنے والے اخبار "نیشنل انکوائرر" نے اپنی ۱۹ جون ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں بقول خود یہ ڈرامائی انکشاف کیا ہے کہ امریکہ کے ۲۷ چوٹی کے سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اٹلی کے شہر ٹورین میں ملنے والا یسوع مسیح کا مقدس کفن کوئی جعلی کپڑا نہیں ہے۔ اور سائنسدان صرف اس کپڑے کی اصلیت کے بارہ میں تحقیق کر رہے ہیں۔ ایک علیحدہ سائنسی تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات پہلے ہی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مسیح علیہ السلام کو جب اس کپڑے میں لپیٹا گیا تھا تو آپ زندہ تھے۔

اخبار مذکور کے نمائندہ پابلو ایف فینجویز (BABLO F. FENJVES) نے تحریر کیا ہے کہ ٹورین کا مقدس کفن — جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں یسوع مسیح کو کفنایا گیا تھا۔ تقریباً یقینی طور پر قابلِ اعتبار ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ یہ ہے وہ ڈرامائی اعلان جو کہ امریکہ کے ۲۷ بلیو ربن (BLUE RIBBON) سائنسدانوں کی ایک ٹیم نے کیا ہے جنہوں نے اس خلائی دَور کی جدید ترین فنی مہارت سے اس کفن پر وسیع پیمانے پر باریکی سے تحقیق کی ہے۔ یہ کفن اٹلی کے شہر ٹورین کے ایک گرجا گھر میں نمائش کیلئے رکھا گیا تھا۔ "نیشنل انکوائرر" نے لکھا ہے کہ اگرچہ ان سائنسدانوں نے ابھی تک اپنی تحقیقات کی سرکاری رپورٹ جاری نہیں کی تاہم انکوائرر کو پتہ چلا ہے کہ اس کفن نے تقریباً یقینی طور پر یسوع مسیح کے جسم کو ڈھانپا تھا۔

"مجھے کسی قسم کے شک و شبہ کے بغیر یہ پختہ یقین ہے کہ یہ وہی کفن ہے جس نے یسوع مسیح کو ڈھانپا تھا"

یہ اعلان مسٹر کینیتھ سٹیوفن نے کیا ہے جو کہ قابل سائنسدانوں کی اس ٹیم کے ترجمان ہیں اور خود آئی بی ایم کے کمپیوٹر کے ایک ماہر ہیں۔ انہوں نے کہا:-

"آج کے دن تک ہمیں جتنی شہادتیں ملی ہیں وہ ہمارے اس نقطۂ نظر کی تائید کرتی ہیں"

سائنسدانوں کی ٹیم کے ایک رکن ریمنڈ رو جرز جو کہ نیو میکسیکو کی لاس ایلاموس سائنٹفک لیبارٹری کے کیمسٹ ہیں نے کہا ہے ان کے ہمراہ تحقیق کرنے والے بعض ساتھی سائنسدان "اس پختہ یقین پر پہنچے ہیں کہ یہ کفن اصلی ہے"

یہ سائنسدان جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ وہ افراد ہیں جن کے سپرد یہ کام ہوا تھا کہ — یہ ثابت کریں کہ یہ کفن ایک جعلسازی اور ڈھکوسلے کے سوا کچھ نہیں ——— اور اب یہ اس یقین پر پہنچ گئے ہیں کہ یہ اصلی ہے، یہ صحیح اور قابلِ اعتبار ہے۔

وہ چیز جس پر سائنسدانوں نے بڑا دقیق غور و فکر کیا اور گزشتہ اکتوبر سے اب تک تجربات کرتے رہے" یہ ایک سادہ سا کفن ہے جس کی لمبائی ۱۴ فٹ تین انچ اور چوڑائی تین فٹ سات انچ ہے۔ اس میں پانچ فٹ ساڑھے دس انچ لمبے ایک شخص کی شبیہہ ہے کراس کی کلائیوں، پیروں اور سر پر زخم کے نشانات بھی صاف نظر آتے ہیں۔

سائنسی ٹیم نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ:-

- کفن میں تقریباً یقینی طور پر مسیحؑ کا بے جان جسم تھا۔
- جسم کے خراب ہونے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔
- کپڑے کی بُنائی اور ہیئت وہی ہے جو کہ مسیحؑ کے وقت میں مشرق وسطیٰ میں عام طور پر پایا جاتا تھا۔
- جسمانی ساخت کے اعتبار سے چھوٹی سے چھوٹی تفصیل تک، شبیہہ بالکل مکمل ہے۔
- یہ شبیہہ اس کفن پر نہ تو پینٹ کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کسی طرح نقش کی جاسکتی ہے۔

نقوش اور دھبوں کا کیمیائی تجزیہ، جسم پر گزرنے والی کیفیات کی طبی جانچ پڑتال، جسمانی ساخت کی تفاصیل کے بارے میں طبی آراء، کپڑے کے ریشوں کا خورد بینی معائنہ کپڑے میں پائے جانے والے بعض مواد کی جغرافیائی جانچ پڑتال اور لیبارٹری میں درجۂ حرارت کو کنٹرول کرنے کے ذریعہ مختلف ٹیسٹ یہ سب ان جاں گسل تجربات کی ایک ہلکی سی جھلک ہے جو کہ کفن پر کئے گئے ہیں اور جن کے ذریعے سے یہ سائنسی نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔

مسٹر روجرز نے کہا ہے کہ جب مجھے پہلی دفعہ اس کفن کے بارے میں بتایا گیا تو میں سو میں سے ایک چانس دے سکتا تھا کہ شاید یہ کوئی جعلی کفن ہو" لیکن اب یہ کہنا بہت ہی مشکل ہے کہ یہ جعلی طور پر کیسے بنا ہوا ہو سکتا ہے"

"یہ ایک انوکھی چیز ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس قسم کی کوئی اور چیز نہ ہوگی"

سائنسدانوں کے اس گروہ میں جو کہ اپنے طور پر اس پروجیکٹ کے لئے جمع ہوئے ہیں اور جن کی منظوری ویٹیکن نے بھی دی ہے اس میں امریکی ایئر فورس اکیڈیمی کے پروفیسر، لاس ایلموس سائنٹفک لیبارٹری کے متعدد سائنسدان اور جیٹ پروپلشن لیبارٹری پیسیا ڈینا، سانتا باربرا ریسرچ سنٹر اور نیوکلیئر ٹیکنالوجی کارپوریشن کے ماہرین شامل ہیں۔

قارئین کرام "نیشنل انکوائرر" کے مضمون نگار نے سائنسی نتائج میں ایک جگہ مسیحؑ کے جسم کو "بے جان جسم" قرار دیا ہے۔ واضح رہے کہ سائنسدانوں کی یہ ٹیم صرف کفن کے اصلی یا جعلی ہونے پر تحقیقات کر رہی ہے اور بے جان کا لفظ سائنسی تحقیق کا نتیجہ نہیں بلکہ مصنف کے قلم کی روانی کا نتیجہ ہے۔ اس کفن میں مسیح زندہ تھے یا مُردہ، اس پر علیحدہ متعدد تحقیقات ہو چکی ہیں اور کئی کتب لکھی جا چکی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ جس وقت مسیحؑ کو صلیب سے اُتار کر اس کفن میں لپیٹا گیا وہ اُس وقت زندہ تھے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اُن کے زخموں سے خون رِس رہا تھا۔ اور انہیں صلیب سے اُتارنے کے بعد ایک یہودی سپاہی نے ان کے پہلو میں جو نیزہ مارا تھا اس سے بھی خون اور پانی نکلا تھا جو کہ اس کفن میں جذب ہوا تھا۔ یہ ساری علامات بتاتی ہیں کہ مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ صلیب سے زندہ اُترآئے تھے اور آیت قرآنی کے مطابق انکی حالت مشتبہ (یعنی مُردہ نہیں مُردہ کے مشابہ) بنادی گئی تھی۔ ان تحقیقات سے خوفزدہ ہو کر عیسائیوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کیا تھا کہ یہ کفن جعلی ہے اور اس پر بننے والی شبیہہ کسی مصوّر کی صنّاعی کا نتیجہ ہے۔ جدید تحقیقات اس کفن کو صحیح ثابت کر کے مسیحؑ کی حیات کے عقیدے کو سائنسی طور پر ثابت کر رہی ہیں۔

(الفضل مورخہ ۲۲ جولائی ۷۹ء)

حیدر آباد میں چار افراد حلقہ بگوشِ احمدیت

حیدر آباد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف طریق سے ہر انسان تک پیغام حق پہنچانے کی سعی کی جارہی ہے بعض افراد جماعت بھی اپنا وقت نکال کر زیر تبلیغ افراد تک پہنچتے ہیں اور اُن کے شکوک کا ازالہ کرتے ہوئے احسن رنگ میں پیغام صداقت پہنچاتے ہیں چنانچہ حیدر آباد میں بعض افریقی نوجوان بھی زیر تبلیغ ہیں اُن کو لٹریچر بھی دیا گیا اور تبادلہ خیالات کے ذریعہ بھی احمدیت کا امن بخش پیغام اُن تک پہنچایا گیا وہ جماعت سے خاصی دلچسپی لے رہے ہیں بلکہ جب اُن کے سوالات کا جواب دیا جاتا ہے تو وہ فوری طور پر اُن کو اپنی نوٹ بکس میں لکھ لیتے ہیں تاکہ بعد میں اُن پر غور کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو قبول حق کی توفیق دے۔ آمین۔

گزشتہ دنوں حیدر آباد میں بعض اچھے پڑھے لکھے افراد نے بیعت کی اُن کو پہلے تو اخبار بدر دیا جاتا رہا نیز لٹریچر بھی اُن کے زیر مطالعہ رہا اور بعض خوابیں جماعت کی صداقت کے تعلق سے اُن کو آئیں اور سب سے بڑی متاثر کرنے والی بات یہ تھی کہ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کا ٹیپ جب انہوں نے سُنا تو بے حد متاثر ہوئے کیونکہ حضور کی پُر معارف تقریر نے اُن پر گہرا اثر ڈالا اور جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح حیدر آباد میں گزشتہ دنوں چار افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ اور وہ سب احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت بخشے اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کو بھی خدا تعالیٰ توفیق دے کہ وہ امام مہدی علیہ السلام کی شناخت کریں اور اُس کی غلامی میں آجائیں۔ آمین۔ خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

پیاری ہمشیرہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ کی یادیں

از مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب برادر جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن

سالِ رواں میں ۲۱ جون کو بروز جمعرات ہماری پیاری ہمشیرہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرمی چوہدری عبدالشکور صاحب پروپرائیٹر ریڈیو الیکٹرک سنٹر صدر بازار ملتان چھاؤنی ہمیں داغِ مفارقت دے کر اپنے خالق و مالکِ حقیقی کے پاس چلی گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ کی میت اُسی روز ملتان سے ربوہ لائی گئی اور ماموں جان مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔ ان کی تدفین شہداء کے قبرستان نمبر ا میں عمل میں آئی۔

گزشتہ سال مکرمہ باجی مسعودہ صاحبہ کافی بیمار رہیں حضرت اقدس مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کے طفیل اور بعد میں حضور ہی کی عنایت کردہ خاص دوائیوں کے طفیل خدا تعالےٰ نے ان کو کافی حد تک شفا دے دی تھی۔ جب حضور پُر نور کو ان کی صحت یابی کا علم ہوا تو حضور نے بڑی خوشی سے مکرمی برادرم چوہدری عبدالشکور صاحب کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ "خدا تعالےٰ نے آپ کی بیگم صاحبہ کو نئی زندگی عطا فرمائی ہے اب تو آپ خوش ہیں نا.........."

اس وقت ان کی اچانک وفات سے گو ہمارے دل بُری طرح مجروح ہیں اور غم میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں۔ لیکن ہم راضی برضا ہیں۔

ان کی عمر وفات کے وقت محض ستاون سال کی تھی۔ آپ نے اپنی یادگار تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑ گئی ہیں۔ سب سے چھوٹی بچی ابھی گیارہ سال کی ہے۔ آپ نہایت ہی پیار کرنے والی۔ خوش اخلاق۔ خوش مزاج۔ ملنسار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ ہر وقت مُسکراتے ہوئے چہرہ سے بات کرتی تھیں۔ گذشتہ سال اپنی شدید بیماری کے باوجود کبھی منہ سے ناشکری کا کلمہ تک نہ نکالا تھا۔ ہر حالت میں راضی برضا رہنا اپنے والدین کرام سے ورثہ میں لیا تھا۔ تقسیم برصغیر سے پہلے لکھنؤ میں اپنے میاں صاحب کے ساتھ رہتی تھیں جہاں ان کا بڑا اعلیٰ ریڈیو وغیرہ کا کاروبار تھا۔ جب اگست ۱۹۴۷ء خالی ہاتھ پاکستان آئیں تو بھی ہر حال میں راضی برضا رہیں اور کبھی مالی نقصان کے بارے میں ذکر نہ کیا۔ خدا تعالےٰ نے ان کے صبر کی وجہ سے بہت کچھ دیا اور بڑی جلدی ملتان میں کاروبار قائم کر لیا۔ ہر لحاظ سے بڑی کامیاب زندگی گزاری۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کا انجام بخیر فرمایا۔ اپنے پیچھے بھرا ہوا گھر چھوڑا۔ الحمد للہ۔

آپ بڑی مہمان نواز تھیں۔ گذشتہ سال جون میں لندن میں منعقدہ انٹرنیشنل احمدیہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے مکرمی مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر پروپرائیٹر ادارہ ترجمۃ القرآن بطرز جدید ڈیرہ غازی خان' لندن تشریف لائے۔ ان سے معلوم ہوا کہ ہماری پیاری باجی صاحبہ اور برادرم چوہدری عبدالشکور صاحب نے مولوی صاحب کی انکی ملتان میں آمد پر ہمیشہ خوب خاطر تواضع فرمائی۔ اور کبھی بغیر کھانا کھلائے واپس نہیں جانے دیا تھا۔ یہی حال ان کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے باقی مہمانوں کے ساتھ تھا۔

گذشتہ سال مَیں پاکستان ان سے ملنے گیا اُن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا بار بار پوچھتی تھیں کیا کھاؤ گے؟ میرے بچوں کو بڑا پیار کرتیں اور دعائیں دیتیں۔ جب میں پاکستان سے واپس لندن آنے لگا تو مل کر رو پڑیں۔..... کہنے لگیں خدا جانے پھر کہاں ملاقات ہوتی ہے مَیں نے بہت تسلی دی..... پھر ہنس کر فرمایا "اچھا خدا حافظ ہو اپنی باجی کو خط لکھتے رہنا"۔ وہ مُسکراتا ہوا چہرہ یاد آ کر پیاری بہن کی یاد کو ستاتا ہے۔ (خدا تعالےٰ ہمارے والدین کرام کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے کہ جنہوں نے نیک دیندار بیٹی کو جنم دیا تھا۔)

اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین اللّٰھم آمین

اے خدا بر تربت او بارشِ رحمت ببار
وَ اخلش کن از کمالِ فضل و بیت النعیم

شہرہ ترے جمال کا سارے جہاں میں ہے

از ڈاکٹر سیّد منور علی صاحب کامل۔ انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

پوشیدہ اس ادا سے تو کون و مکاں میں ہے / شہرہ ترے جمال کا سارے جہاں میں ہے
ہر ذرّہ سے عیاں ہے ترے نور کی چمک / اس پر یہ گماں ہے کہ تو لامکاں میں ہے
ہر سمت تُو ہے اور تری جلوہ گاہ ہے / صحرا میں ہے کبھی تو کبھی گلستاں میں ہے
محوِ نظارہ جلوہ ہے ہر غم سے بے نیاز / سر بہ سجود جو بھی ترے آستاں میں ہے
ہیں رمزِ کن فکاں ہوں اور فطرت کا ترجماں / سر بستہ اُس کا راز میری داستاں میں ہے
ہے دل کی دھڑکنوں میں کبھی سوزِ غم میں تُو / درد نہاں میں ہے تو کبھی رگِ جاں میں ہے
برقِ تپاں بھی دل میں ہے سوز نہاں بھی ہے / کیا درد کیا تڑپ ترے اس نیم جاں میں ہے
بیتاب ہو کے بام پہ آیا تو بے نقاب / تاثیر دیکھ کتنی شور و فغاں میں ہے
ہشیار ہر قدم پر منزل کے راہ رو / رہزن بھی ساتھ ساتھ ترے کارواں میں ہے

سوئے ہوئے نصیب منوّر کے جاگ اُٹھے
اس کا بھی اب شمار کسی نغمہ خواں میں ہے

وہ پھول جو مرجھا گئے (بقیہ صفحہ ۸)

جس کا اپنے شفاخانہ سے علاج معالجہ ہوتا رہا۔ اور چند یوم صحت اور چند یوم بیماری کی صورت میں وقت گذرتا گیا۔ بیماری نے طول کھینچا تو دیگر مقامی ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ پوری کوشش اور علاج کے باوجود حالت صحت کی طرف لوٹ کر نہ آئی۔ اور یرقان کی صورت پیدا ہو گئی۔ اور چلنا پھرنا اور سفر کرنا مشکل ہو گیا۔ پھر مقامی طور پر گلوکوز چڑھا کر اس امر پر توجہ مرکوز کی گئی کہ کسی طرح سفر کے قابل ہو سکیں تو انہیں امرتسر لے جا کر باقاعدہ داخل کر کے علاج کیا جائے۔ مگر انہیں تو اپنے پیارے خدا تعالےٰ کے حضور حاضری کا بلاوا آچکا تھا۔ وہ اس مقام کو چھوڑ کر دوسری طرف کس طرح آمادہ سفر ہوتے۔ آخر ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء کو گلشن احمد میں اپنی چھ یادگاریں چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی اہلیہ اوّل میں سے دو بچے یادگار ہیں جو پاکستان میں ہیں۔ دوسری شادی آپنے اُڑیسہ میں زمانہ درویشی میں کی تھی۔ اس میں سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں قادیان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا خود متکفل ہو اور انہیں اپنے باپ کے نقشِ قدم پر احمدیت حقیقی اسلام کا سچا جانثار سپاہی بنائے آمین۔

دُعائے مغفرت

مورخہ ۹ رمضان المبارک (۳۱ اگست) کو مکرم عبدالرشید صاحب انصاری ابن محترم عبدالواجد صاحب انصاری حیدرآباد کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی تدفین مسلمانانِ حیدرآباد کے قبرستان میں ہوئی۔ چنانچہ اس موقعہ پر غیر از جماعت افراد نے بہت ہی وسعت قلبی کا ثبوت دیا۔ تقریبًا ڈیڑھ صد افراد علاوہ افراد جماعت کے مہدی پٹنم کی عیدگاہ میں نماز جنازہ میں شریک ہوئے جو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد نے پڑھائی۔ اور میت کو دفن کرنے میں بھی ان غیر از جماعت افراد نے اسلامی رواداری کو زندہ کر دیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے اور دوسرے علاقوں کے متعصب اور ناسمجھ افراد کو بھی سمجھ عطا کرے تا وہ بھی اسلامی تعلیم اور خوش خلقی کا ثبوت پیش کر سکیں۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد۔

درخواستِ دعا

میرے بیٹے عزیزم انعام الٰہی خان مقیم فرینکفرٹ (جرمنی) کی اہلیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے اُمید ہے اگلے ہفتہ ڈسچارج کر دیں۔ احباب موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عزیز انعام الٰہی نے اعانت بدر میں ۱۰/ روپے اور صدقہ کی مد میں ۱۰/ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار۔ فضل الٰہی خان نائب ناظر امور عامہ قادیان

پروگرام دورہ شمالی ہند مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

جملہ جماعتہائے احمدیہ شمالی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۷ ۸/۷۹ سے بغرض پڑتال حسابات۔ وصولی چندہ جات لازمی ودیگر۔ اور تشخیص بجٹ برائے سال ۸۱-۱۹۸۰ء کے سلسلہ میں دورہ فرما رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے امید کی جاتی ہے کہ حسب سابق جملہ امور میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۷ ۸/۷۹	رانچی سملیہ	۲۲ ۱۰/۷۹	۲	۲۴ ۱۰/۷۹
کلکتہ	۲۹ ۸/۷۹	۷	۵ ۹/۷۹	گیا	۲۴	۱	۲۵
کھڑک پور	۵ ۹/۷۹	۱	۶	مونگھیر	۲۶	۱	۲۷
سورو	۷	۱	۸	خانپور ملکی	۲۷	۲	۲۹
بھدرک	۸	۲	۱۰	بلاری	۲۹	۱	۳۰
تاراکوٹ	۱۰	۱	۱۱	بھاگلپور برہ پورہ	۳۰	۳	۲ ۱۱/۷۹
کٹک	۱۱	۲	۱۳	پکوڑ	۲ ۱۱/۷۹	۱	۳
بھبنیشور	۱۳	۱	۱۴	مظفرپور براستہ بھاگلپور	۴	۱	۵
خوردہ کیرنگ	۱۴	۵	۱۹	بھرت پور سیوان	۵	۱	۶
نرگاؤں	۱۹	۱	۲۰	پٹنہ براستہ مظفرپور	۷	۱	۸
مانیکاگوڑا نیاگڑھ	۲۰	۱	۲۱	ارول	۸	۱	۹
برہم پور	۲۱	۱	۲۲	آرہ	۹	۱	۱۰
وشاکھاپٹنم	۲۲	۱	۲۳	بنارس	۱۰	۱	۱۱
کٹک	۲۴	۱	۲۵	فیض آباد	۱۲	۱	۱۳
سرلونیا گاؤں	۲۵	۱	۲۶	گونڈہ	۱۳	۱	۱۴
پارادیپ	۲۶	۱	۲۷	لکھنؤ	۱۴	۲	۱۶
کیندرہ پاڑا	۲۷	۱	۲۸	کانپور	۱۶	۲	۱۸
سونگھڑہ	۲۸	۳	۱ ۱۰/۷۹	راٹھ مسکرا موودھا	۱۸	۲	۲۰
چودوار	۱ ۱۰/۷۹	۱	۲	چرگاؤں براستہ جھانسی	۲۰	۱	۲۱
تالبرکوٹ	۲	۱	۳	فاتح نگر براستہ آگرہ	۲۲	۲	۲۴
ارکھ پٹنہ	۳	۱	۴	سانڈھن	۲۴	۲	۲۶
کرڈاپلی	۴	۲	۶	ننگلہ گھنو	۲۶	۱	۲۷
پنکال	۶	۲	۸	مین پوری	۲۷	۱	۲۸
کوٹ پلہ	۸	۱	۹	شاہجہانپور	۲۸	۳	۱ ۱۲/۷۹
کٹک	۹	۱	۱۰	بریلی	۱ ۱۲/۷۹	۱	۲ ۱۲/۷۹
بسنہ پڑہ	۱۱	۲	۱۳	امروہہ	۲	۲	۴
روڈکلہ جھارسوگڑہ	۱۳	۲	۱۵	میرٹھ انچولی	۵	۲	۷
جمشید پور	۱۵	۲	۱۷				
موسی بنی	۱۷	۴	۲۱	قادیان	۸ ۱۲/۷۹	-	-

فہرست معتکفین حضرات!

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ کی پیروی میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل احباب و مستورات کو قادیان کی مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی دعاؤں اور اعتکاف کو قبول فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

معتکفین مسجد مبارک

۱۔ محترم حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ امیر المعتکفین۔
۲۔ مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش
۳۔ " مرزا محمود احمد صاحب درویش
۴۔ " بشیر احمد صاحب شاد درویش
۵۔ " چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائیداد
۶۔ " بشیر احمد صاحب بانگروی درویش
۷۔ " عطاء اللہ خان صاحب درویش
۸۔ " فتح محمد صاحب گجراتی درویش
۹۔ " محمد اسحٰق صاحب ننگلی سابق درویش
۱۰۔ " عبد الرحیم صاحب جہلمی حال مقیم قادیان
۱۱۔ " حاجی عبد القیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ لکھنؤ۔ حال مقیم قادیان
۱۲۔ مکرم عبد الرشید صاحب نیاز آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ
۱۳۔ " مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش
۱۴۔ " منور احمد صاحب داماد مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش۔
۱۵۔ " شیخ عبد المومن صاحب کارکن دفتر محاسبہ۔

معتکفین مسجد اقصیٰ

۱۶۔ مکرم محمد شریف صاحب گجراتی درویش امیر المعتکفین
۱۷۔ " حاجی خدا بخش صاحب درویش
۱۸۔ " سردار محمد صاحب درویش
۱۹۔ " غلام احمد صاحب صوفی۔ درویش
۲۰۔ " نعیم احمد صاحب ابن غلام قادر صاحب درویش
۲۱۔ " سلطان احمد صاحب ابن مکرم ولی محمد صاحب گجراتی درویش
۲۲۔ " فضل الرحمٰن صاحب درویش
۲۳۔ " داؤد احمد صاحب داماد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش
۲۴۔ " محمد فضل اللہ صاحب ابن مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد "
۲۵۔ " رشید احمد صاحب اختر ابن مکرم محمد عزیز صاحب درویش مرحوم
۲۶۔ " عبد العزیز صاحب ابن مکرم عبد السلام صاحب درویش
۲۷۔ " ایم۔ کے۔ عبد الجلیل صاحب مالاباری

معتکفات مسجد اقصیٰ

۲۸۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ قریشی اہلیہ مکرم یونس احمد صاحب درویش مرحوم
۲۹۔ " بشیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین صاحب درویش
۳۰۔ " بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش

(باقی کالم ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

معتکفات مسجد اقصیٰ:-

۳۱۔ محترمہ راشدہ زرینہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حمید اللہ صاحب حیدرآباد
۳۲۔ " نصیر بیگم صاحبہ نسبتی ہمشیرہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش
۳۳۔ " صغیر النساء بیگم صاحبہ حیدرآباد حال مقیم قادیان۔ ۳۴۔ خورشید امین صاحبہ بکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب
۳۵۔ " شہناز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام درویش
۳۶۔ " عصمت بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش
۳۷۔ " اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب ڈوگر درویش
۳۸۔ " نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش
۳۹۔ " امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش
۴۰۔ " شہناز امۃ المجید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش "

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES: 52325 - 52686 P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد
مرکز
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار - کانپور (یوپی)

صرف نیم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004.
PHONE: 76360.
سرطان نگر
آٹو ونگس

سرینگر کشمیر میں آٹھویں سالانہ کانفرنس

اس سال جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی آٹھویں سالانہ کانفرنس سرینگر میں ۹ و ۱۰ ستمبر بروز اتوار و سوموار منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پروگرام کے اوقات بتفصیل ذیل ہوں گے:۔

۹ ستمبر بروز اتوار ——— ۳ بجے بعد دوپہر تا ۸ بجے شب

۱۰ ستمبر بروز سوموار ——— ۹ بجے صبح تا ۲ بجے دوپہر

٭ ——— اس کانفرنس کے لئے محترم باؤ تاج دین صاحب صدر جماعت سرینگر کو صدر مجلس استقبالیہ اور محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب کو نائب صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے۔

٭ ——— کشمیر کی جملہ جماعتوں اور انفرادی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنا چندہ برائے کانفرنس سرینگر" مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

٭ ——— احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اس سال بعض مجبوریوں کی بناء پر کانفرنس میں خواتین کی شمولیت اور رہائش کا انتظام نہیں کیا جا سکا ہے۔

٭ ——— اس روحانی اجتماع میں شریک ہونے والے مہمانان کرام کے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ کشمیر کے موسم اور اپنی عادت کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

٭ ——— وادی کشمیر کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے علاقوں سے جو دوست اس کانفرنس میں شرکت کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنی آمد اور تعدادِ افراد سے مندرجہ ذیل پتہ پر قبل از وقت مطلع فرمائیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے انعقاد کو ہر طرح کامیاب و بابرکت فرمائے آمین:۔

المشتہر

محمد حمید کوثر۔ انچارج تبلیغ صوبہ کشمیر۔
احمدیہ مسجد متصل آئی جی پی آفس سرینگر

Ahmadiyya Masjid
Near I. G. P. office
SRINAGAR - 190009 (Kashmir)

دینی امتحان برائے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالِ رواں ۱۹۷۹ء (بمطابق ۱۳۵۸ ہش) کے امتحان دینی نصاب کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "آسمانی فیصلہ" مقرر کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امتحان ۱۶ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔

کتاب کی رعائتی قیمت پچاس پیسے ہے جو نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منگوائی جا سکتی ہے ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ زیادہ کتب منگوانے کی صورت میں ڈاک کے اخراجات میں بچت ہو جاتی ہے۔ مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت، جلد از امتحان میں شامل ہونے والوں کے نام نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تاکہ اس کے مطابق ان کو سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے میں بہت برکت اور علمی و روحانی فوائد ہیں اللہ تعالیٰ جماعت کے زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس امتحان میں شرکت کی توفیق بخشے آمین:

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دینی امتحان برائے خدام و اطفال الاحمدیہ بھارت

دینی امتحان برائے مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت مؤرخہ ۱۶ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ جملہ قائدین کرام سے گذارش ہے کہ اپنی اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس امتحان میں شریک کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مجلس کی کارگزاری کا جائزہ لیتے وقت اس امر کو بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ کس نسبت سے مجلس کے خدام و اطفال اس مرکزی امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔

خدام کے لئے سوال کا پرچہ مرکز سے مقررہ تاریخ سے قبل ارسال کر دیا جائے گا۔ بعد امتحان ۱۷ ستمبر کو حل شدہ پرچہ جات بذریعہ رجسٹری دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیئے جائیں۔

اطفال کا امتحان چونکہ زبانی ہوگا۔ لہذا قائدین کرام اپنی اپنی سہولت کے مطابق اس کا انتظام فرمالیں اور بعد امتحان اطفال کے نمبرات سے دفتر مرکزیہ کو آگاہ فرمائیں تاکہ نتائج کا اعلان کیا جا سکے۔

نصاب دینی امتحان اخبار بدر کی اشاعت مؤرخہ ۲۶ جولائی ۷۹ء میں ملاحظہ فرمالیں:۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

تعمیر مساجد اندرون ہند اور آپ کے مخلصانہ تعاون کی ضرورت

ہندوستان کی بعض احمدیہ جماعتیں جو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے اپنے خرچ پر مساجد تعمیر نہیں کر سکتیں وہ مرکز سے مدد چاہتی ہیں۔ اور مرکز آپ سے مدد چاہتا ہے۔ ایسے احباب کرام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالی فراخی بخشی ہے وہ اس کار ثواب میں حصہ لیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ جو شخص رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر مسجد تعمیر کرواتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی اور بہنیں جو اس بشارت کے مورد بنیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید

جماعتہائے احمدیہ بہار۔ بنگال۔ اڑیسہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار۔ بنگال اور اڑیسہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید، مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ وقف جدید اور حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت، مبلغین کرام اور معلمین وقف جدید سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں:۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۳ ۹/۷۹
آرہ	۵ ۹/۷۹	۱	۶
اردل	۶	۱	۷
گیا	۷	۱	۸
پٹنہ	۸	۱	۹
مظفر پور	۱۰	۱	۱۱
مونگھیر	۱۲	۱	۱۳
بھاگلپور	۱۳	۲	۱۵
بڑہ پورہ	۱۵	۱	۱۶
خانپور ملکی	۱۶	۲	۱۸
بلاری	۱۸	۱	۱۹
بکوڑ	۱۹	۱	۲۰
رانچی سماعیہ شہری	۲۱	۴	۲۵
جائے باسہ	۲۵	۱	۲۶
موسنی بنی مائنز	۲۶	۳	۲۹
بھوبھنڈار	۲۹	۱	۳۰
جمشید پور	۳۰	۲	۲ ۱۰/۷۹
راؤڑ کیلہ	۳ ۱۰/۷۹	۲	۵
جھارسوگڑا	۵	۱	۶
سنبل پور	۶	۱	۷
لسنہ	۸	۱	۹
پردہ	۹	۱	۱۰
کٹک	۱۱	۲	۱۳
خوردہ	۱۳	۱	۱۴
مانیکا گوڑہ	۱۴	۱	۱۵
نیل گڑھ	۱۵	۱	۱۶
کیرنگ	۱۶	۴	۲۰
زنگاؤں	۲۰	۱	۲۱
بھوبنیشور	۲۱	۳	۲۴

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
پدنپدانپالی	۲۴ ۱۰/۷۹	۱	۲۵ ۱۰/۷۹
سرونیا گاؤں	۲۵	۱	۲۶
سونگھڑہ	۲۶	۳	۲۹
کرڈاپلی	۲۹	۳	۱ ۱۱/۷۹
پینکال	۱ ۱۱/۷۹	۳	۴
کوٹیلہ	۴	۱	۵
ارکھ پٹنہ	۵	۱	۶
تالبرکوٹ	۶	۱	۷
غنچہ پاڑہ	۷	۱	۸
انگل	۸	۱	۹
کٹک۔ چودوار	۱۰	۲	۱۲
تارا کوٹھی	۱۲	۱	۱۳
بھدرک	۱۳	۳	۱۶
سورو	۱۶	۲	۱۸
کھڑگپور	۱۹	۱	۲۰
کلکتہ	۲۰	۷	۲۷
مضافات کلکتہ	۲۷ ۱۱/۷۹	۹	۶ ۱۲/۷۹
قادیان	۹ ۱۲/۷۹	-	-